OPEN ACCESS
Al-Duhaa
﴾Journal of Islamic Studies﴿
ISSN (print): 2710-0812
ISSN (online): 2710-3617
www.alduhaa.com

Al-duhaa, Vol.:3, Issue: 1, Jan -June 2022
DOI:10.51665/al-duhaa.003.01.0165, PP: 193-203

خواجا محمد عارف کی حمدیہ اور نعتیہ شاعری میں قرآنی تعلیمات کے اشارے: ایک مطالعہ

A Study on Connotation of Qurani Taleemat in Hymdia and Naatia poetory of Khawaja Muhammad Arif

Published:
01-06-2022
Accepted:
15-05-2022
Received:
31-12-2021

Dr. Mir Yousaf Mir
Assistant Professor, Department of Urdu University of Azad Jammu and Kashmir, Muzaffrabad
Email: muhammad.yousaf@ajku.edu.pk
https://orcid.org/0000-0001-8438-1581

Sana ul Islam
Lecturer (V) Department of Urdu University of Azad Jammu and Kashmir Muzaffarabad
Email: Hafizsunny07@gmail.com
https://orcid.org/0000-0002-4252-0122

Dr. Ambreen Khawja
Assistant Professor, Department of Kashmir Study University of Azad Jammu and Kashmir, Muzaffarabad
Email: anbrinkhawja@gmail.com
https://orcid.org/0000-0001-6708-8295

Abstract

The current research paper sheds the light on the very significant topic. The researcher has diligently studied the relevant material from various sources. There is clear indication of that adventure depicted in this research paper. Praise and Naat belong to a pure and sacred genre whose tradition is present in the major languages of the world. The purpose of the present study is to highlight the genre of Naat in this particular area. There are different opinions but there is uniformity everywhere in terms of subject matter. It is difficult to say in the language of poetry because poetry contains exaggeration, imagination, emphasis and other poetic devices. Khawaja Muhammad Arif is an important name in Urdu Hymd and Naat recitation nowadays in Azad Jammu and kashir. He has recited very beautifully. There is no limit to the virtues of the Holy Prophet (PBUH). The researcher has collected the data through qualitative method. This collection of praise and Naat is growing with the passage of time. Khawaja Muhammad Arif has also contributed his share in this collection and has recited very admirable poems. Numerous references are present in his Hamdiya and Naatiya poetry. This research paper can explicitly be concluded that Hymnd and Naat have wonderful didactic effects on human being. It can be termed a very valuable asset for upcoming researchers.

Key words: *Hymn, adventure, Genre, Uniformity, Exaggeration, Imagination, Emphasis, Recitation, Didactic.*

CC BY

حمدیہ اور نعتیہ شاعری سب سے معتبر اور مقدس شاعری ہے، جس کا براہ راست قرآن واحادیث سے تعلق ہے، یعنی حمدیہ اور نعتیہ شاعری کا منبع و ماخذ قرآن و احادیث ہی ہیں۔ حمد کا تعلق اللہ سے جب کہ نعت کا تعلق آپ ﷺ سے ہے۔ قرآن اللہ کی کتاب ہے، جس میں ہمیں اللہ اور آپ ﷺ کے بارے میں راہ نمائی ملتی ہے۔ اللہ اور آپ ﷺ کے حوالے سے کچھ بھی کہنے سے پہلے ہمیں قرآن و احادیث سے استفادہ کرنا ہوگا۔ لہٰذا حمدیہ اور نعتیہ شاعری بنیادی طور پر قرآن و احادیث کی عملی تفسیر و تشریح ہی ہے۔ اردو ادب میں حمدیہ اور نعتیہ ادب کا ایک وقیع اور ثروت مند سرمایہ موجود ہے۔ ادبا اور شعرا نے اپنے تخلیقی سرمایہ کو بے شمار قرآن واحادیث کے حوالوں سے مزین کرکے محبت و عقیدت کا اظہار کیا ہے۔ خاص طور پر حمدیہ اور نعتیہ شاعری میں تو شعرا نے قرآنی آیات کے مفہوم کے ساتھ ساتھ آیات سے بھی اپنے کلام کو مزین کیا ہے۔ پروفیسر حفیظ تائب نے نعت گوئی پر قرآنی اثرات کے حوالے سے یوں لکھا ہے:

> "نعت پر قرآن پاک کے اثرات بہت نمایاں ہیں اور سچ تو یہ ہے کہ نعت کا سب سے بڑا ماخذ ہی قرآن مجید ہے۔ نعت کی بیشتر اصطلاحات اور موضوعات اسی کتاب (قرآن) سے لیے گئے ہیں۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ نے خلق محمد ﷺ کی تعریف میں 'کان خلقہ القرآن' فرما کر پوری کتابِ آسمانی کو نعت کے موضوع سے ہم آہنگ قرار دیا"۔[1]

آپ ﷺ کی مدح میں شاعری کا سلسلہ بہت پرانا ہے۔ دنیا کے تقریباً ہر مذہب، ہر فرقے اور ہر ملک کی زبانوں میں آپ ﷺ کی تعریف موجود ہے، مسلم تو مسلم غیر مسلموں نے بھی آپ ﷺ کی تعریف بیان کی ہے۔ برعظیم کے ادب میں اردو حمدیہ اور نعتیہ شاعری کے ساتھ ساتھ پاکستان اور آزاد کشمیر کی شاعری میں بھی محبت کا ایک ثروت مند سرمایہ موجود ہے۔ کشمیر میں اردو حمد و نعت گوئی کی تاریخ تقریباً تین صدیوں پر مشتمل ہے۔ غلام محی الدین میرپوری کی گلزار فقر سے اردو حمد و نعت کا آغاز ہو جاتا ہے۔ آزاد کشمیر کی اردو شاعری میں اردو حمدیہ اور نعتیہ کلام میں قرآنی آیات کا خوب صورت استعمال موجود ہے۔ جابجا قرآن واحادیث کے حوالے ملتے ہیں۔ بعض شعرا نے تو پوری پوری قرآنی آیات اور احادیث مبارکہ کو اپنی شاعری میں پوری فنی مہارت کے ساتھ سمویا ہے۔ آزاد کشمیر کے اردو حمد اور نعت گو شعرا میں ایک بڑا نام خواجا محمد عارف کا ہے، جن کا اردو حمد و نعت کا مجموعہ "سعادت" ہم سب کے لیے باعث سعادت ہے۔ خواجا محمد عارف کا تعلق آزاد کشمیر کے ضلع میرپور سے ہے۔ 1960ء میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم میرپور سے حاصل کی۔ ایف ایس۔ سی کے بعد تلاشِ معاش کی خاطر برطانیہ چلے گئے۔ برمنگھم جا کر انھیں ایسا علمی و ادبی ماحول ملا جس نے ان کے ذہنی گوشوں کو مزید منور کیا۔ لکھتے ہیں:

> "حمد و نعت اور دوسرے دینی موضوعات پر مشتمل میرا کلام "سعادت" میرے لیے واقعی سعادت ہے، ایف۔ ایس۔ سی کے بعد تلاشِ معاش کے لیے برمنگھم چلا گیا۔ برمنگھم میں خوش قسمتی سے احباب کا ایک ایسا حلقہ موجود تھا جو اکثر خالص نعتیہ محافل کا اہتمام کرتا رہتا تھا۔ ان کی عام ادبی محفلیں بھی کبھی ذکر رسول ﷺ سے خالی نہیں ہوتیں تھیں۔ ایسے ماحول میں مجھے بھی نعت کہنے کی تحریک اور توفیق ہوئی اور ایک مجموعہ تیار ہو گیا۔"[2]

اردو حمد و نعت گوئی ان کا خاص میدان ہے۔ "سعادت" (2006ء) ان کا اردو حمدیہ اور نعتیہ مجموعہ ہے۔ اس مجموعہ میں ان کے جذبات اور الفاظ عشق رسول ﷺ میں ڈوبے ہوئے نظر آتے ہیں۔ یہ کہا جا سکتا ہے کہ سرکار دو عالم ﷺ سے آپ کا سچا عشق پیکر شعر میں ڈھل کر "سعادت" کی صورت میں حسین یادوں کا تاج محل بن گیا ہے۔ قرآنی آیات کے جابجا حوالے

دیتے ہیں۔ ان کا مجموعہ دین اسلام اور رسول ﷺ کے ساتھ گہری محبت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ ڈاکٹر عطش درانی کے مطابق:

"نعت گوئی کے سفر میں محمد عارف قیام پاکستان کے فوری بعد کے شعراء کے روایتی انداز کے ساتھ قدم ملا کر کھڑے ہیں جس میں تاثرات اور محسوسات کو بیان کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اس انداز میں رعایت لفظی کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ انداز پر قدیم رنگ سخن کے بڑے اثرات ہیں۔ کیف، جذب اور تلاطم کا اظہار ہے۔ زبان کو انھوں نے بڑی سادگی سے برتا ہے۔ یہ رنگ درد، کاکوروی کے ہاں پایا جاتا ہے۔ نعت گوئی درد، کاکوروی اور بہزاد لکھنوی کے اسالیب کے درمیان کہیں جگہ رکھتی ہے۔"[3]

خواجا محمد عارف کی حمدیہ اور نعتیہ شاعری سے معلوم ہوتا ہے کہ انھیں دینی باتوں کا وسیع علم ہے۔ بلکہ وہ انھیں بہ طور تبلیغِ دین اپنے اشعار میں بیان کرتے نظر آتے ہیں۔ ملک فضل حسین ڈائریکٹر اُردو فورم (یوکے) برمنگھم لکھتے ہیں:

"سبھی شعراء کرام کو یہ شرف حاصل نہیں ہوتا کہ ان کا پورا مجموعہ حمد و نعت پر مبنی ہو۔ خواجا صاحب بہتوں پر سبقت لے گئے ہیں۔ دو سو صفحات سے زائد کا یہ مجموعہ کلام حمد و نعت و دعائیہ قطعات سے سجا دھجا ہوا ہے جس میں ان کا وجدان، ان کے افکار اور ان کا تخلص بولتا ہوا اور درخشاں نظر آتا ہے۔"[4]

خواجا محمد عارف کی حمد و نعت میں مذہب اور مذہب سے متعلق خاص طور پر قرآنی آیات کے موضوعات، علامات، تلازمات، استعارات و تشبیہات، تلمیحات اور حوالوں کا عمل دخل اور چلن موجود ہے۔ ان کے طرزِ سخن کا ایک بڑا حوالہ مذہب ہی ہے۔ ممتاز نعت گو شاعر سید رضوان حیدر بخاری، خواجا محمد عارف کے دینی کلام کے حوالے سے لکھتے ہیں:

"دینی کلام کہنے اور لکھنے کے لیے بہت احتیاط، مطالعے، فنی مہارت اور سوزِ دروں سے معمور عقیدت اور سپردگی طالب ہے۔ خواجا محمد عارف ان سب تقاضوں کا گہرا شعور رکھتے ہیں۔"[5]

حمد و نعت توفیقاتِ الٰہیہ کا ایک بڑا انعام و اکرام ہے۔ خواجا محمد عارف مدح و ثنا کی خوش بو اور رنگ و نور میں حرف و لفظ کا پیکر تخلیق کرتے ہوئے قرآنی تعلیمات کی پاس داری رکھتے ہیں۔ حمد کو حمد اور نعت کو نعت ہی کی صنف میں رکھتے ہیں۔ ایک ایک حرف، ایک ایک لفظ اور ایک ایک شعر سے عشق الٰہی اور آقا ﷺ کی محبت، سرشاری، عشق اور وارفتگی نظر آتی ہے، جو ان کی قرآنی تعلیمات پر پختگی کی دلیل ہے۔ مایہ ناز نعت گو شاعر طاہر قیوم طاہر، خواجا محمد عارف کی دینی شاعری پر یوں گویا ہیں:

"نعت گوئی کا عمل ادوارِ ماضی سے لے کر آج تک تمام زبانوں میں جاری ہے۔ حمد و نعت کا یہ ذخیرہ وقت کے ساتھ ساتھ بڑھتا جا رہا ہے۔ اس ذخیرے میں خواجا محمد عارف نے اپنا حصہ بھی شامل کیا ہے اور نہایت قابلِ تحسین اشعار کہے ہیں۔ ارشاداتِ مقدسہ، احوالِ مبارکہ، قرآنی آیات اور شریعتِ مطہرہ کے بے شمار حوالے ان کی حمدیہ و نعتیہ شاعری میں موجود ہیں۔"[6]

سورۃ الانبیاء آیت 69 میں ارشاد ہے:

"قُلْنَا یٰنَارُ كُوْنِیْ بَرْدًا وَّ سَلٰمًا عَلٰۤى اِبْرٰهِیْمَ"[7]

"ترجمہ: ہم نے فرمایا: اے آگ! تو ابراہیم پر ٹھنڈی اور سراپا سلامتی ہو جا۔"

خواجا محمد عارف نے سورۃ الانبیاء کی بالا قرآنی آیت کے خیال اور مفہوم کو یوں بیان کیا ہے، شعر میں آتشِ نمرود اور لا الٰہ الا اللہ قرآنی حوالے ہیں جن کو انھوں نے اپنے شعر میں منظوم کیا ہے:

کبھی پھر آتشِ نمرود بھی جلا نہ سکے

رگوں میں گر ہو رواں لاالٰہ الااللہ [8]

اسی طرح سورۃالزمر 39، آیت 53 دیکھیے اور پھر ان کا حمدیہ شعر دیکھیے کہ انھوں نے اپنے شعر کے مصرعہ ثانیہ میں آیت لاتقنطوا کو تضمین کرکے قرآنی حوالہ سے مزین کیا ہے۔ ارشاد ہے:

"قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ" [9]

"ترجمہ: آپ فرمادیجیے: اے میرے وہ بندو جنھوں نے اپنی جان پر زیادتی کرلی ہے! تم اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا۔ بے شک اللہ سارے گناہ معاف فرمادیتا ہے۔ وہ یقیناً بڑا بخشنے والا بہت رحم فرمانے والا ہے۔"

اب آیت کا شعری خیال و مضمون خواجا محمد عارف کے حمدیہ کلام سے ملاحظہ کیجیے:

جم گیا ہوتا، عذاب حشر کے ڈر سے لہو دل کو جنبش جو نہ دیتی آیت لاتقنطوا [10]

سورہ آل عمران آیت 41 میں اللہ تعالیٰ نے کثرت سے اپنی تسبیح کا حکم دیا ہے اس میں کوئی شک بھی نہیں کہ کام یابی اور سکون بھی اللہ ہی کے ذکر سے ملتاہے۔ ارشاد ہے:

"وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا وَّسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ" [11]

"ترجمہ: اپنے رب کو کثرت سے یاد کرو اور شام اور صبح اس کی تسبیح کرتے رہو۔"

اور پھر سورہ المومن آیت 55 دیکھیے:

"وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ" [12]

"ترجمہ: اور صبح و شام اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کیا کریں۔"

خواجا محمد عارف کا اب شعر ملاحظہ کیجیے کہ بالا قرآنی آیات کے مضمون اور مفہوم کو کس خوب صورتی کے ساتھ اپنے شعر میں منظوم کرکے صبح و شام ذکر الٰہی کی ترغیب دی ہے:

کرو ذکر تم صبح و شام اللہ اللہ
یونہی زندگی ہو تمام اللہ اللہ [13]

صاحب جلال و عظمت اور قائم و دائم رہنے والی ذات صرف اور صرف رب کی ہے باقی تمام چیزیں فناپذیر ہیں۔ سورہ رحمٰن آیت: 26 میں ارشاد ہے:

"كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۝ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ۝"

"ترجمہ: ہر کوئی جو بھی زمیں پر ہے فنا ہوجانے والا ہے۔ اور تمھارے پروردگار ہی کی ذات (بابرکت) جو صاحب جلال و عظمت ہے باقی رہے گی۔" [14]

اب دیکھیے اسی قرآنی حوالہ کے مفہوم اور خیال کو خواجا محمد عارف نے یوں منظوم کرکے دنیا کی ناپیداری، بے ثباتی اور فانی حیثیت کو بیان کرنے کے ساتھ ساتھ رب کی ابدی حیثیت کا بھی اظہار کیا ہے:

ہر اک شے ہے فانی زمانے کی یارو
رہے گا یہی ایک نام اللہ اللہ [15]

رب وہ ہے جس نے تمام تخلیقات کو تخلیق کیا، نہ صرف تخلیق کیا بل کہ ان تمام کی حاجات اور ضروریات کو بھی وہی رب پوری کر رہا ہے۔ وہ ہماری تمام حرکتوں اور باتوں کو جاننے والا ہے۔ وہ خالق و مالک تو شہ رگ سے بھی زیادہ قریب

ہے۔ سورۃ ق آیت 16 میں ارشاد ہے:

"وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ"[16]

"ترجمہ: اور ہم اس کی شہ رگ سے بھی زیادہ اس کے قریب ہیں۔"

خواجا محمد عارف کا شعر دیکھیں جس میں وہ استفہامیہ اور سوالیہ انداز اپنائے ہوئے قرآنی آیت کے مفہوم کو یوں شعری لبادہ پہناتے ہوئے شہ رگ سے زیادہ قریب اور ماورائے خیال و گماں اپنے رب کو کہہ رہے ہیں:

کون ہے میری شہ رگ سے نزدیک تر؟

ماورائے خیال و گماں کون ہے؟[17]

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب نبی کریم ﷺ کو کوثر بخشی ہے۔ قیامت کے دن تمام جنتی اسی حوض کوثر کے لیے تڑپ رہے ہوں گے، آپ ﷺ کی شفاعت سے ہی حوض کوثر سے استفادہ کیا جا سکے گا۔ خواجا محمد عارف، تیسواں پارہ کی سورہ کوثر کے مفہوم کو یوں اپنے نعتیہ کلام میں خوب صورتی اور عقیدت مندی سے منظوم کرتے ہیں۔ اشعار ملاحظہ کیجیے:

تجھ کو بخشی حق نے کوثر

حکمِ خدا ہے صلی وانحر

تیرا نام ابد تک باقی

بے شک تیرا دشمن ابتر[18]

قران مجید اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے جو اس نے اپنے محبوب نبی کریم ﷺ پر نازل فرمائی۔ قرآن بنیادی طور پر حکم خدا ہے، جس میں تمام زندگی کے ضابطہ بتائے گئے ہیں۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ اور آپ ﷺ کی باتیں ہیں۔ آپ ﷺ کے قصے، آپ ﷺ کے اخلاق کی باتیں بیان ہوئی ہیں۔ سورۃ النجم آیت 3، 4 میں ارشاد ہے:

"وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝"

"ترجمہ: اور وہ اپنی خواہش سے کلام نہیں کرتے۔ یہ (قرآن) تو حکم خدا ہے۔ جو (ان کی طرف) بھیجا جاتا ہے۔"[19]

خواجا محمد عارف نے بھی آیت بالا کے مضمون کی روشنی میں اپنے اشعار میں یہ بیان کیا ہے کہ کتابِ حق میں خدا اور نبیِ پاک ﷺ کی باتیں اور آپ ﷺ کے اخلاق کے قصے ہیں۔ شعری اسلوب ملاحظہ کیجیے:

خدا کی باتیں، نبی ﷺ کی باتیں

ہیں سب کی سب روشنی کی باتیں

کتابِ حق سب انہی کا قصہ

انہی کے اخلاق، انہی کی باتیں[20]

آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے مخصوص قوم یا مخصوص گروہ کے لیے نہیں بھیجا بل کہ تمام عالمین کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ سورہ الانبیا آیت نمبر 107 ارشاد ہے:

"وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ"[21]

"ترجمہ: اور (اے رسول) ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر۔"

خواجا محمد عارف نے یوں آپ ﷺ کو قادرِ مطلق کی وجہ ناز اور آپ ﷺ کے وجود مبارک کو رحمتہ اللعالمین کا اپنے

شعر میں مضمون بیان کر قرآنی آیت کے مفہوم کو شعری پیرائے میں بیان کیا ہے:

اللہ کی رحمت ہیں دو عالم کے لیے وہ
کونین کی ہر شے پہ ہے فیضانِ محمد ﷺ
رحمتہ اللعالمین ﷺ تیرا وجود
قادرِ مطلق کی وجہِ ناز بھی [22]

ایک احادیثِ مبارکہ کے مطابق کاف کن کا نقطہ آغاز اور کل کائنات کے مقصد تخلیق آپ ﷺ ہی تو ہیں۔ قرآن پاک کی سورۃ یٰسین آیت 82 میں ارشاد ربانی ہے:

"اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْـًٔا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ" [23]

اب دیکھیے کہ خواجا محمد عارف نے اسی آیت کریمہ کے خیال اور مفہوم کو یوں اپنے کلام میں سمو کر محبت کا اظہار کر کے کافِ کن کا نقطہ آغاز آپ ﷺ کی ذات گرامی کو کہہ رہے ہیں:

کافِ کن کا نقطہ آغاز بھی
تا ابد باقی تری آواز بھی [24]

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ انسان کو اشرف المخلوقات اور احسن تقویم کا شرف اور اعزاز آپ ﷺ ہی کی وجہ سے ملا ہے۔ آپ ﷺ تمام بنی نوع انسانیت کے لیے وجہ سکون، وجہ کامیابی اور آدمیت کے لیے باعث برکت ہیں۔ سورۃ التین، آیت نمبر 4 میں ارشاد ہے:

"لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ" [25]

خواجا محمد عارف نے یوں قرآنی آیت کے مفہوم اور مضمون کو اپنے شعر میں مزین کر کے محبت اور چاہت کا اظہار کرتے ہوئے آقا کریم ﷺ کو احسنِ تقویم کی برہان اور آدمیت کی شان و اعزاز قرار دیا ہے:

احسنِ تقویم کی برہان تو
آدمیت کے لیے اعزاز بھی [26]

درود و سلام کی عظمت و اہمیت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ خود اور فرشتے بھی آپ ﷺ پر درود و سلام کے نذرانے پیش کرتے ہیں۔ سورۃ الاحزاب، آیت 56 میں ارشادِ پاک ہے:

"اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ۭ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا" [27]

"(ترجمہ) بے شک اللہ اور اس کے (سب) فرشتے نبی پر درود بھیجتے رہتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی اُن پر درود بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو۔"

اسی آیت کے خیال اور مفہوم کو خواجا محمد عارف نے یوں اپنے کلام میں خوب صورتی کے ساتھ منظوم کر کے شرطِ قربِ محمدی ﷺ کے لیے صلوا علیہ وآلہ ہی ورد زبان ہو تو کامیابی ہے اور حکم خداوندی بھی ہے۔

ہیں فرشتے محوِ دعا سبھی
ہے ہمیں بھی حکمِ خدا یہی
یہی شرطِ قربِ محمدی ﷺ

کہ بنا ہیں وردِ زبان یہی
"صلوا علیہ و آلہ"[28]

انسان سے دانستہ اور غیر دانستہ غلطیاں ہو ہی جاتی ہیں۔جو انسان اپنی غلطیوں پر شرمندہ ہوا اور اپنے رب سے اپنی غلطیوں کی معافی مانگی تو اللہ تعالیٰ غفور اور مہربان ذات ہے، وہ انسان کو معاف کر دیتی ہے۔سورۃ یوسف آیت 92 میں ارشاد ہے:

"لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ۖ يَغْفِرُ اللَّهُ لَكُمْ ۖ وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ"[29]

خواجا محمد عارف نے بھی آیت کے متن لاتثریب کو اپنے حمدیہ کلام میں استعمال کرکے عقیدت اور محبت کا اظہار کیا ہے کہ رب تو غفور اور رحیم ذات ہے:

رحم کرنے پہ جو آیا تو کہا لاتثریب
مسندِ عدل پہ اپنا نہ پرایا دیکھا[30]

سورۃ الضحیٰ آیت 1، 2 کی آیت " وَالضُّحَىٰ ۝ وَاللَّيْلِ إِذَا سَجَىٰ ۝ "[31] کے مفہوم کو یہاں شعری صورت میں بیان کرتے ہیں:

کہ دو والیل تصور میں جو گیسو دیکھو
والضحیٰ لکھ دو جو شان رخ انوار لکھو[32]

سورۃ الکوثر کی آیت "إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ "[33] کے خیال کو یوں بیان کرتے ہیں:

آپ ﷺ کا نام ابد تک کے لیے وردِ زباں
جو بھی ہے آپ ﷺ کا دشمن، اسے ابتر لکھو[34]

سورۃ الاحزاب، آیت 46 کی آیت مبارکہ "وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُّنِيرًا"[35] کے مفہوم کو کس طرح فنی مہارت کے ساتھ اپنے کلام کی زینت بنایا ہے:

عارفؔ ہے دل میں نور سراج منیر ﷺ کا
اس نور سے جہانِ دگر دیکھتا ہوں میں[36]

سورۃ النجم آیت 9 کی آیت "فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ "[37] کو یوں شعری رنگ میں پروتے ہیں:

خلوتِ قاب قوسین میں کیا ہوا؟
عرش کا محرم و راز داں کون ہے؟[38]

سورۃ النساء آیت 64 "وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذ ظَّلَمُوا أَنفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَّحِيمًا"[39] کے مضمون کو یوں اپنی شاعری کا روپ دیتے ہیں:

بن کے آیا ہوں ترے در پہ سوالی، آقا ﷺ
کاسہ دل نہ رہے اب مرا خالی، آقا ﷺ
میں سیہ کار سہی پھر بھی ہے امیدِ کرم
ڈھانپ لے گی مجھے کملی تری کالی، آقا ﷺ[40]

سورۃ الحجرات، آیت 10 " اِنَّمَا الۡمُؤۡمِنُوۡنَ اِخۡوَةٌ فَاَصۡلِحُوۡا بَيۡنَ اَخَوَيۡكُمۡ "[41] کے خیال کو یوں شعری پیرائے میں بیان کرتے ہیں:

سکھائی اس نے انسان کو بس اک در کی جبین سائی
کہ مقصودِ محمد ﷺ نسلِ آدمؑ کی ہے یکجائی
دکھی انسانیت کی اور کیا ہوتی مسیحائی
جو پیاسے تھے لہو کے بن گئے آپس میں وہ بھائی[42]

سورۃ الانشراح، آیت 4، پارہ 30" وَ رَفَعۡنَا لَكَ ذِكۡرَكَ "[43] کے مضمون اور خیال کو یوں اپنی شاعری میں اپنا کر عقیدت و محبت کا اظہار کر رہے ہیں:

ذکر جس کا خدا بلند کرے
تا ابد اس کو پھر زوال نہیں[44]

سورۃ طہٰ، آیت 114، پارہ 16 "رَّبِّ زِدۡنِيۡ عِلۡمًا" [45] کے خیال کو یوں بیان کرتے ہیں:

الٰہی! ہمیں علم کی روشنی دے
جو اوروں کے کام آئے وہ زندگی دے[46]

خواجا محمد عارف کی حمدیہ و نعتیہ شاعری قرآن و احادیث سے مزین ہے۔ وہ اپنے حمدیہ و نعتیہ اشعار میں کوئی نہ کوئی موضوع ایسا باندھ لیتے ہیں جس سے قرآنی احکامات کی اہمیت و فضیلت اجاگر ہوتی ہے۔ انھوں نے محبت اور عقیدت سے قرآنی آیات اور احکامات قرآنی کے ایمان افروز نمونے پیش کیے ہیں۔ ان کے حمدیہ و نعتیہ کلام میں قرآنی آیات اور احکامات قرآنی کی منظوم صورت ہر مجموعہ میں ملتی ہے۔ انھوں نے پوری فکری و فنی مہارت کے ساتھ اپنے حمدیہ و نعتیہ کلام کو قرآنی آیات اور احکامات قرآنی سے مزین کیا ہے۔ عشق الٰہی، احکامات الٰہی، حضور ﷺ کی سیرتِ طیبہ، ارشاداتِ مقدسہ، احوالِ مبارکہ اور شریعتِ مطہرہ کے بے شمار حوالے ان کے حمدیہ و نعتیہ کلام میں موجود ہیں۔

نتائج البحث:

1. خواجا محمد عارف اردو حمدیہ و نعتیہ شاعری میں ایک معتبر نام ہے۔ قیامِ پاکستان کے فوری بعد کے شعرا کے روایتی انداز کے ساتھ قدم ملا کر کھڑے ہیں۔
2. انداز سخن پر قدیم رنگ سخن کے بڑے اثرات پائے جاتے ہیں۔
3. خواجا محمد عارف کی اردو حمدیہ و نعتیہ شاعری میں قرآن و احادیث کے حوالے بے شمار ہیں۔
4. عشق الٰہی، احکامات الٰہی، حضور ﷺ کی سیرتِ طیبہ، ارشاداتِ مقدسہ، احوالِ مبارکہ اور شریعتِ مطہرہ کے بے شمار حوالے ان کے حمدیہ و نعتیہ کلام میں موجود ہیں۔
5. خاص طور پر موصوف نے اردو حمدیہ اور نعتیہ شاعری میں قرآنی آیات کے مفہوم کے ساتھ ساتھ آیات سے بھی اپنے کلام کو مزین کیا ہے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حواشی وحوالہ جات

[1] حفیظ تائب، پروفیسر، "اردو نعت پر قرآنی اثرات"، مشمولہ پاکستانی ادب، اکادمی ادبیات پاکستان، اسلام آباد، 1994، ص:61

Ḥafyẓ Tā,ib, Urdū Na'at Par Qurānī ,Atharāt, Mashmūlah Pākistānī ,Adab, ,Ikādimī ,Adabiyāt Pākistān, Islām Ābād, 1994ac, P:61

[2] خواجامحمد عارف ،فلیپ، مشمولہ، سعادت از خواجامحمد عارف ، تعبیر پبلی کیشنز ، میرپور ،2006ء، ص:9

Khwājah Muḥmmad 'ārif, Flip, Mashmūlah, Sa'ādat az Khwājah Muḥmmad 'ārif, (Nāshir: Ta'bīr Publications Mīrpūr 2006ac), P:9

[3] ڈاکٹر عطش درانی، فلیپ، مشمولہ ،سعادت از خواجامحمد عارف ، تعبیر پبلی کیشنز ،میرپور ،2006ء، ص:10

Dr. 'Aṭash Durrānī, Flip, Mashmūlah, Sa'ādat, Az Khwājah Muḥmmad 'ārif, (Ta'bīr Publications Mīrpūr 2006ac), P: 10

[4] ملک فضل حسین، دیباچہ، مشمولہ، سعادت از خواجامحمد عارف ، تعبیر پبلی کیشنز ، میرپور ،2006ء، ص:13

Malak Fadal Ḥusayn, Dībachah, Mashmūlah, Sa'ādat, Az Khwājah Muḥmmad 'ārif, (Ta'bīr Publications Mīrpūr 2006ac), P:

[5] انٹرویو، سید رضوان حیدر بخاری، بہ مقام، اسلام آباد، بہ وقت چار بجے شام بہ تاریخ 3۔اکتوبر 2021

Interview, Sayyid Ridwān Ḥaydar Bukhārī, at Islamabad, 4:00 pm on October 3, 2021

[6] انٹرویو طاہر قیوم طاہر، بہ مقام، مظفرآباد، بہ وقت دو بجے شام بہ تاریخ 2۔جون 2021

Interview Ṭāhir Qayyūm Ṭahir, at Muzaffarabad, 2:00 pm on June 2, 2021

[7] الانبیاء، الآیہ: 69، پارہ17

Al Ambiyā,, Al Āyah: 69

[8] خواجامحمد عارف ،سعادت ، تعبیر پبلی کیشنز ،میرپور ،2006ء، ص:12

Khwājah Muḥmmad 'ārif, Sa'ādat, (Ta'bīr Publications Mīrpūr 2006ac), P:12

[9] الزمر ،آیت 39پارہ 24

Al Zumar, Al Āyah: 39

[10] خواجامحمد عارف ،سعادت ، تعبیر پبلی کیشنز ،میرپور ،2006ء، ص:15

Khwājah Muḥmmad 'ārif, Sa'ādat, (Ta'bīr Publications Mīrpūr 2006ac), P: 15

[11] آل عمران ،الآیہ:41، پارہ3

Āl 'Imrān, Al Āyah: 41

[12] المومن ،الآیہ: 55، پارہ 24

Al Mu,min, Al Āyah: 55

[13] خواجامحمد عارف ،سعادت ، تعبیر پبلی کیشنز ،میرپور ،2006ء، ص:16

Khwājah Muḥmmad ʻārif, Saʻādat, (Taʻbīr Publications Mīrpūr 2006ac), P: 16

14 رحمن، الآیہ: :26،پارہ 27

Rahmān, Al Āyah: 26

15 خواجا محمد عارف ،سعادت ، تعبیر پبلی کیشنز ،میر پور ،2006ء، ص:34

Khwājah Muḥmmad ʻārif, Saʻādat, (Taʻbīr Publications Mīrpūr 2006ac), P: 34

16 ق، الآیہ:16،پارہ26

Qāf, Al Āyah: 16

17 خواجا محمد عارف ،سعادت ، تعبیر پبلی کیشنز ،میر پور ،2006ء، ص:40

Khwājah Muḥmmad ʻārif, Saʻādat, (Taʻbīr Publications Mīrpūr 2006ac), P: 40

18 خواجا محمد عارف ،سعادت ، تعبیر پبلی کیشنز ،میر پور ،2006ء، ص:45

Khwājah Muḥmmad ʻārif, Saʻādat, (Taʻbīr Publications Mīrpūr 2006ac), P: 45

19 النجم، الآیہ: 3،پارہ27

Al Najam, Al Āyah: 3

20 خواجا محمد عارف ،سعادت ، تعبیر پبلی کیشنز ،میر پور ،2006ء، ص:48

Khwājah Muḥmmad ʻārif, Saʻādat, (Taʻbīr Publications Mīrpūr 2006ac), P: 48

21 الانبیاء، آیت نمبر107،پارہ17

Al Ambiyā,, Al Āyah: 107

22 خواجا محمد عارف ،سعادت ، تعبیر پبلی کیشنز ،میر پور ،2006ء، ص:23

Khwājah Muḥmmad ʻārif, Saʻādat, (Taʻbīr Publications Mīrpūr 2006ac), P: 23

23 یٰسین، الآیہ: 82،پارہ23

Yāsīn, Al Āyah: 82

24 خواجا محمد عارف ،سعادت ، تعبیر پبلی کیشنز ،میر پور ،2006ء، ص:34

Khwājah Muḥmmad ʻārif, Saʻādat, (Taʻbīr Publications Mīrpūr 2006ac), P: 34

25 التین ،الآیہ: نمبر4،پارہ نمبر4

Al Tīn, Al Āyah: 4

26 خواجا محمد عارف،سعادت ، تعبیر پبلی کیشنز ،میر پور ،2006ء، ص: 37

Khwājah Muḥmmad ʻārif, Saʻādat, (Taʻbīr Publications Mīrpūr 2006ac), P: 37

27 الاحزاب، الآیہ: 56،پارہ22

Al Aḥzāb, Al Āyah: 56

28 خواجا محمد عارف ،سعادت ، تعبیر پبلی کیشنز ،میر پور ،2006ء، ص:25

Khwājah Muḥmmad ʻārif, Saʻādat, (Taʻbīr Publications Mīrpūr 2006ac), P: 25

29 یوسف، الآیہ:92،پارہ13

Yūsyf, Al Āyah: 92

30 خواجا محمد عارف ،سعادت ، تعبیر پبلی کیشنز ،میر پور ،2006ء، ص:56

Khwājah Muḥmmad ʻārif, Saʻādat, (Taʻbīr Publications Mīrpūr 2006ac), P: 56

31 الضحیٰ ،الآیہ: 1،2،پارہ30

Al Ḍuhā, Al Āyah: 1,2

32 خواجامحمد عارف ،سعادت ، تعبیر پبلی کیشنز ،میرپور ،2006ء، ص:45

Khwājah Muḥmmad ʿārif, Saʿādat, (Taʿbīr Publications Mīrpūr 2006ac), P: 45

33 الکوثر،الآیہ:3،پارہ30

Al Kawthar, Al Āyah: 3

34 خواجامحمد عارف ،سعادت ، تعبیر پبلی کیشنز ،میرپور ،2006ء، ص:16

Khwājah Muḥmmad ʿārif, Saʿādat, (Taʿbīr Publications Mīrpūr 2006ac), P: 16

35 الاحزاب، الآیہ:46 ،پارہ22

Al Aḥzāb, Al Āyah: 46

36 خواجامحمد عارف ،سعادت ، تعبیر پبلی کیشنز ،میرپور ،2006ء، ص:73

Khwājah Muḥmmad ʿārif, Saʿādat, (Taʿbīr Publications Mīrpūr 2006ac), P: 73

37 النجم ،الآیہ:9 ،پارہ27

Al Najam, Al Āyah: 9

38 خواجامحمد عارف ،سعادت ، تعبیر پبلی کیشنز ،میرپور ،2006ء، ص:70

Khwājah Muḥmmad ʿārif, Saʿādat, (Taʿbīr Publications Mīrpūr 2006ac), P: 70

39 النساء ،الآیہ: 64،پارہ5

Al Nisā,, Al Āyah: 64

40 خواجامحمد عارف ،سعادت ، تعبیر پبلی کیشنز ،میرپور ،2006ء، ص:35

Khwājah Muḥmmad ʿārif, Saʿādat, (Taʿbīr Publications Mīrpūr 2006ac), P: 36

41 الحجرات، الآیہ: 10،پارہ26

Al Ḥujurāt, Al Āyah: 10

42 خواجامحمد عارف ،سعادت ، تعبیر پبلی کیشنز ،میرپور ،2006ء، ص:24

Khwājah Muḥmmad ʿārif, Saʿādat, (Taʿbīr Publications Mīrpūr 2006ac), P: 24

43 الانشراح ،الآیہ: 4،پارہ30

Al Inshirāḥ, Al Āyah: 4

44 خواجامحمد عارف ،سعادت ، تعبیر پبلی کیشنز ،میرپور ،2006ء، ص:43

Khwājah Muḥmmad ʿārif, Saʿādat, (Taʿbīr Publications Mīrpūr 2006ac), P: 43

45 طہٰ، الآیہ: 114،پارہ16

Ṭāhā, Al Āyah: 114

46 خواجامحمد عارف ،سعادت ، تعبیر پبلی کیشنز ،میرپور ،2006ء، ص:61

Khwājah Muḥmmad ʿārif, Saʿādat, (Taʿbīr Publications Mīrpūr 2006ac), P: 61